# کیا شیطان پہلے مُعَلِّمُ المَلَکوت (فرشتوں کا استاد) تھا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0184 تاریخ: 07-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہم نے بچپن سے یہ بات سن رکھی ہے کہ شیطان مُعَلِّمُ المَلَکوت یعنی فرشتوں کا استاد تھا، لیکن ابھی حال ہی میں ایک پوسٹ وائرل کی گئی جس میں اس بات پر یہ اعتراض اٹھایا گیا کہ شیطان کا مُعَلِّمُ المَلَکوت ہونا، کسی بھی مستند کتاب میں موجود نہیں ہے، یہ بات خالصتاً بے اصل اور جھوٹ پر مبنی ہے، کیا یہ اعتراض درست ہے اور کیا واقعی شیطان کبھی فرشتوں کا استاد نہیں تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شیطان کا مُعَلِّمُ المَلَکوت ہونا کئی معتبر علمائے کرام علیھم الرحمۃ نے اپنی کتب میں بیان فرمایاہے، اس تفصیل کے ساتھ کہ شیطان اولاً فرشتوں کا سردار، ان میں سب سے بڑا عبادت گزار اور ان کا استاد تھا، پھر جب اس نے تکبر کی وجہ سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، تو اس کو بارگاہِ الٰہی سے دُھتکار دیا گیا اور وہ ہمیشہ کے لیے ملعون و مردود ہو گیا، لہٰذا شیطان کا معلم الملکوت ہونا بے اصل اور جھوٹ نہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن حضرت ابو الفداء اسماعیل بن مصطفٰی حقی حنفی (متوفی: 1127ھ)

اپنی تفسیر "روح البیان" میں فرماتے ہیں: "واظھر صفة قھرہ بإبلیس إذ امرہ بسجودہ لآدم بعد ان کان رئیس الملائکة ومقدمھم **ومعلمھم** وأشدھم اجتھادا فی العبادة۔۔۔فابی ان یسجد لآدم استکبارا وقال انا خیر منه فلعنه اللہ وطردہ إظھارا للقھر "ترجمہ: اور اللہ نے شیطان کو حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دے کر اس پر اپنی صفت قہر کو ظاہر فرمایا بعد اس کے کہ شیطان فرشتوں کا سردار، ان میں سب سے آگے، ان کا استاد اور ان میں سب سے زیادہ عبادت میں کوشش کرنے والا تھا۔ تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تکبر کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو اللہ نے اس پر لعنت فرمائی اور اپنے قہر کو ظاہر کرنے کے لیے اس کو اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا۔

(روح البیان، سورۃ الکھف، آیت 51، ج05، ص257، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

امام تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین سبکی شافعی (متوفی: 771ھ) اپنی کتاب "طبقات الشافعیۃ الکبریٰ" میں فرماتے ہیں: "انه کان **معلم الملائکة** ثم سقط عن درجة الکمال بمخالفة أمر واحد اغترارا بما عندہ من العلم "ترجمہ: بلاشبہ شیطان فرشتوں کا استاد تھا، پھر اس نے اپنے علم پر تکبر کرتے ہوئے اللہ پاک کے ایک حکم کی مخالفت کی تو وہ درجہ کمال سے گر گیا۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری، ج06، ص274، ھجر للطباعة والنشر والتوزیع)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (متوفی: 1340ھ) نے بھی "فتاویٰ رضویہ شریف" میں متعدد مقامات پر شیطان کے معلم الملکوت ہونے کا ذکر کیا ہے، چنانچہ

ارشاد فرماتے ہیں: ”عالم دین وہی ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو، بدمذہبوں کے علماء علمائے دین نہیں، یوں تو ہندوؤں میں پنڈت اور نصاریٰ میں پادری ہوتے ہیں اور ابلیس کتنا بڑا عالم تھا، جسے **معلم الملکوت** کہا جاتا ہے، قال اللہ تعالیٰ ﴿ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ﴾ یعنی اللہ نے اس کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج14، ص612، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”واقعی معلم طائفہ نے بغلامیٔ **معلم الملکوت** ہمارے مولیٰ پر کذب و عیوب کا افتراء ممقوت کیا۔“

**(فتاویٰ رضویہ، ج15، ص403، رضافاؤنڈیشن لاہور)**

ایک اور مقام پر روحوں کو بلانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ”اس کا امتحان بہت آسان ہے جن علوم سے یہ عامل آگاہ نہ ہو، ان کے کسی جاننے والے کی روح بلائے اور ان علوم کا سوال کیجئے، مثلاً: ہندسہ و ہیأت کے واسطے نصیر طوسی کی روح بلائے اگر وہ دقائق علوم ہندسہ کا جواب دے دے جن سے یہ عامل ناواقف ہو، تو احتمال صدق ہو سکتا ہے، اگرچہ دوسرا احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ **معلم الملکوت** کا کوئی کرشمہ ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج21، ص605، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اسی طرح فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ مرتد استاد کا شاگرد پر کیا حق ہے؟ تو اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اس قسم کے استاد کا اپنے شاگرد پر وہی حق ہے **جو شیطان لعین کا فرشتوں پر** ہے کہ فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج23، ص707، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ”امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی نزع کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس (میت) کا اِیمان سلب ہو جائے، اگر اس وقت پھِر گیا، تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے اِن سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں مُباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خدا ایک ہے۔ اس نے کہا اس پر کیا دلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت** (یعنی فرشتوں کا استاد) رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنہوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی، یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی: ”کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 493، 494، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

20 صفر المظفر 1445ھ/07 ستمبر 2023ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے